پارہ 13 وما ابری کے نمایاں مباحث

سُوْرَۃُ یُوسف...

☪ آپ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کے لئے دل جوئی کا سامان ۔ کہ جن نامساعد حالات سے تم گذر رہے ہو ان سے نہ گھبراؤ اور دل شکستہ نہ ہو۔ اللہ قادر مطلق ہے ۔ وہ تمہارے دشمنوں کی مخالفانہ تدابیر کو تمہارے حق میں خیروبرکت اور کامیابی کا ذریعہ بنا دے گا

☪ قصہٗ یوسف علیہ السلام کے چند اہم مزید اسباق و رموز:

- ★ یہ قصہ آگے چل کر آپ ﷺ کے قصے کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور برادرانِ یوسف کے اندر اہل مکہ کی نفسیات کی عکاسی کرتا ہے۔
- ★ مصیبت ، نعمت اور راحت تک پہنچنے کا ذریعہ بن جاتی ہے(اس کے لیے صبر اور اللہ پر بھروسہ شرط ہے)
- ★ اچھے اخلاق ۔ اعلیٰ اوصاف اور بہتر تربیت بہرحال اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ آپ ﷺ انتہائی نامساعد حالات میں پوری پامردی سے ثابت قدم رہ
- ★ عفت و امانت اور استقامت ساری بھلائیوں کا سرچشمہ ہیں مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی
- ★ دین پر ثابت قدم رہنے والوں کو عزت و احترام حاصل ہو کر رہتا ہے
- ★ مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط فتنے کا باعث ہے ("جب مرد اور عورت تنہائی میں ملتے ہیں تو تیسرا شیطان ہوتا ہے" حدیث)
- ★ ہر داعی کو اپنے دامن کی صفائی کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ آپ علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا جب تک ان کی بیگناہی تسلیم نہ کی جائے
- ★ صبر سے ہر مصیبت اور پریشانی کا کامیاب مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔
- ★ ہر جیل میں جانے والا مجرم ہو نا ضروری نہیں لہذا مسئلہ کی گہرائی کے بغیر کسی کے بارے میں جلدی نتیجہ پر نہ پہنچنا چاہیے
- ★ قوم ہو یا فرد طویل المدتی منصوبہ بندی ضروری ہے۔ منصوبہ بندی توکل علی اللہ کے خلاف نہیں
- ★ غلطیوں پر زندگی کو روک نہیں دینا چاہیے بلکہ مثبت طور پر آگے بڑھنا چاہیے ۔ معاف کرنا اور بھول جانا آگے بڑھنے میں انتہائی مددگار ہے، آخر میں جب اہل وعیال ایک جگہ مل گئے تو انھوں نے کوئی شکوہ نہیں کیا، کوئی طعنہ زنی نہیں کی
- ★ دنیا میں کسی بھی رتبے پر پہنچ جائیں عاجزی اور فروتنی کو نہ چھوڑیں۔ یوسف علیہ السلام کی دعا عجز کا نمونہ (....تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ)

☪ سورت کا آخر۔ قریش کو عبرت کی دعوت ۔ جو خدا حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال کر تخت پہ بٹھا سکتا ہے وہ اس پہ بھی قادر ہے کہ محمد ﷺ کو عزت عطا کرے اور ان کے لائے ہوئے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے

سُوْرَۃُ الرَّعْد

معنی بادل کی گرج-Thunder، مکی سورت، 12ھ میں سورۃ یوسف کے بعد نازل ہوئی جب آپ کے خلاف چالیں اور مکر عروج پر تھا

☪ اپنے مخصوص الفاظ، قافیے، فواصل، اختصار و ایجاز اور آفاق و انفس کے محکم دلائل کے لحاظ سے ایک منفرد اور بلاغت ، جامعیت اور اسلوب کے لحاظ سے پُرتاثیر سورت۔ سورت میں گزشتہ اقوام میں سے کسی کا ذکر نہیں۔ توحید کو کائناتی نشانیوں سے ثابت کیا گیا ہے

☪ اس سورت میں عقل و فطرت کے دلائل سے اسکو واضح کیا گیا ہے، لیکن نرے منطقی استدلال سے کام نہیں لیا گیا ہے بلکہ ایک ایک دلیل اور ایک ایک شہادت کو پیش کرنے کے بعد ٹھہر کر طرح طرح سے تخویف، ترہیب، ترغیب، اور مشفقانہ تلقین کی گئی ہے تاکہ نادان لوگ اپنی گمراہانہ ہٹ دھرمی سے باز آ جائیں۔ اس کے ساتھ اہل ایمان کو بھی جو کئی برس کی طویل اور سخت جدوجہد کی وجہ سے تھکے جا رہے تھے اور بے چینی کے ساتھ غیبی امداد کے منتظر تھے، تسلی دی گئی ہے

☪ سورت کا مرکزی مضمون۔ رسالت کی دعوت کے ساتھ توحید اور آخرت کی دعوت۔ اللہ کی وحدانیت، اسکی عظمت و کبریائی اور قدرت کاملہ پر دلائل- اس دعوت کو تسلیم کرنے والے اور اس کا انکار کرنے والے دو مختلف کردار ہیں ان کا انجام بھی مختلف ہو گا

☪ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل۔ زمین، سورج، چاند ، ستارے، دن رات، پہاڑ، سمندر، زمین، اُبلتے چشمے، برف پوش چوٹیاں، رنگین وادیاں، لہلہاتے کھیت، باغات، اشجار و اثمار ۔ پھر زندگی اور موت۔ یہ سب اس وحدہ لاشریک کے پیدا کردہ ہیں ، موت و زندگی نفع و نقصان سب اس اکیلے کے ہاتھ میں ہے

☪ مسئلۂ توحید دوسرے رنگ میں۔ غور طلب، کہ انسان اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بتوں کے آگے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ غور و فکر کی دعوت، حق و باطل میں تمیز کی مثال (کہ قرآنی دعوت اور اس کا فیضان بارش کی طرح عام ہے ، ہر وادی اپنے ظرف کے مطابق اسے قبول کرتی ہے جھاگ اڑ جاتا ہے اور فائدہ بخش معدنیات پانی میں حل ہو کر زمین کو زرخیز بناتی ہیں- وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ) ۔ اسی طرح کی زندہ اور قابلِ ادراک مثالیں دی گئی ہیں

- توحید و معاد کی طرف دعوت اور اس کے لئے آفاق اور انفس سے مثالیں دی گئی ہیں کہ اس کائنات میں ہر چیز اپنے وجود سے خدا کی توحید کی شہادت دے رہی ہے، خدا کے سوا کسی دوسرے کو پکارنا سراب کو پانی سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگنا ہے۔
- دین کے اصلاحی و عملی پروگرام کی طرف دعوت (General Good)- ایفائے عہد، صلہ رحمی، صبر و استقامت
- دنیا کی ناپائیدار زندگی میں سکون محال ہے۔ اس کی ترکیب بتائی گئی ہے سکون اللہ پر ایمان اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر ممکن نہی۔ انسان کی تمام تر ترقی کے باوجود وہ مضطرب اور بے چین ہے
- اہل تقویٰ کے اوصاف 1- عہد کو پورا کرنا 2- صلہ رحمی 3- رب کا تقویٰ 4- احتساب 5- صبر 6- نماز 7- انفاق 8- برائی کا جواب بھلائی اور اچھائی سے دیتے ہیں
- بد بخت لوگوں (اشقیاء) کی علامتیں۔ 1 عہد شکنی، 2 - قطعہ رحمی، 3 - زمین میں فساد، 4 - حسی معجزوں کا مطالبہ کرتے ہیں 5 - اللہ کو بُھلا بیٹھے ہیں 6- دنیا کی زندگی میں مگن ہیں- 7 اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے
- آپ ﷺ کو مخالفتوں، سازشوں اور انکار و تکذیب کے ماحول میں دعوت و تبلیغ جاری رکھنے کا حکم اور آپؐ کو تسلی کہ آپؐ سے پہلے جو رسول آئے وہ بھی کوئی فرشتے یا آسمانی مخلوق نہیں تھے بلکہ آپ ہی کی طرح بشر اور بیویاں رکھنے والے لوگ تھے۔ انہوں نے جو معجزے بھی دکھائے وہ اللہ کے حکم سے دکھائے، اپنے اختیار سے نہیں دکھائے، ان کی قوموں نے بھی اس دعوت کا انکار کیا، آپ توحید، اللہ پر توکل اور اسی کی طرف لوٹنے کا اعلان کیجیے (قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ)

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ

- مکی سورۃ 13-11 نبوی کے درمیان میں نازل ہوئی۔ جب آپ ﷺ کے خلاف آپؐ کو شہر سے نکالنے کی تدبیریں ہو رہی تھی۔ کفارِ مکہ کو تنبیہ۔ کفرو ناشکری کا رویہ ترک کرو۔ پچھلی قوموں کے انجام سے سبق سیکھو۔ توحید اور شکر اختیار کرو۔
- ایام اللہ کا تذکرہ۔ اللہ کے ایام کے ذریعے سے تذکیر (وہ ایام جن میں اللہ نے نافرمان مکذب قوموں کو ہلاک کیا)
- اس سورت میں تاریخی دلائل ہیں جن میں حضرت موسیٰ اور دوسرے انبیاء سابقین کا حوالہ کہ وہ بھی اسی مقصد کو لے کر آئے تھے اور نہیں اس راہ میں بڑے بڑے مصائب سے دوچار ہونا پڑا لیکن انہوں نے استقامت دکھائی جس کا صلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو یہ ملا کہ وہ غالب رہے اور ان کے مخالفین کو اللہ نے تباہ کر دیا - ان واقعات سے شکر اور کفر پر استدلال کیا گیا ہے (اگر دعوت قبول کر کے شکر کا رویہ اختیار کرو گے ....)- اس سورت میں شکر کی خاص طور پر ذکر اور معنویت
- مسلمانوں پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس کشمکش میں بھی بالآخر غلبہ انہی کو حاصل ہوگا لیکن ان ابتدائی مراحل میں صبر و استقامت اور آخری مرحلہ میں شکر نعمت لازمی ہے۔
- کفر و شکر کی کشمکش کی تاریخ۔ رسولوں کے کردار کو اُجاگر کیا گیا (قوم نوح، عاد، ثمود---------- کفر کرنے والے سرداروں اور ان کے پیروں کو خبردار کیا گیا کہ وہ اپنی فکر کریں [قیامت کے روز ان لیڈروں اور عوام (ضعفاء) کے درمیان مکالمہ، یہ لیڈرز اپنے پیچھے چلنے والوں کی کوئی مدد نہ کر سکیں گے، بلکہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے) غور کا مقام! اس دنیا میں لیڈر بنانے کا معیار اور کسوٹی کیا ہے؟
- اہل ایمان کا حال آخرت میں یہ ہوگا کہ آپس میں سلام و تحیت اور مبارک سلامت کے تبادلے ہو رہے ہونگے۔ اللہ نے اپنے قول محکم کی بدولت جس طرح دنیا میں ان کو سرفرازی بخشی اسی طرح آخرت میں بھی ان کو سرفرازی بخشے گا۔
- قرآن کا تعارف۔ کہ یہ ایک کتاب انزار ہے۔ اس کتاب کو اتارنے کا مقصد واضح فرمایا کہ یہ اس لیے اتاری گئی ہے کہ اس کے ذریعے سے لوگ عقائد و اعمال کی تاریکیوں سے نکل کر ایمان و عمل صالح کی روشنی میں آ جائیں- ان لوگوں کا انجام سے خبردار کیا گیا ہے جو اس کا انکار کریں گے
- قریش کو جو دھمکی اور مسلمانوں کو جو بشارت، اشارہ اور کنایہ کے انداز میں دی گئی تھی اس سورہ میں کھل کر سامنے آ گئی ہے
- کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ ۔ توحید کا اقرار کلمہ طیبہ، قرآن و حدیث پر مشتمل ہر بات کلمۂ طیبہ ہے اس کی دعوت انسان کے قلب میں پیوستہ ہے اس کی جڑیں دل کی زمین میں بہت گہری اور مضبوط ہوتی ہیں ۔۔جبکہ قرآن و سنت کے خلاف ہر بات کلمۂ خبیثہ ہے اس کی جڑیں انسانی قلب میں گہری نہیں ہوتیں
- اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا مطالبہ۔ تاریخ ابراہیم علیہ السلام سے شکرو توحید پر استدلال- کس طرح آپ نے اپنی اولاد کو وادیٔ غیر ذی زرع میں لا بسایا، آپ خود ایک انتہائی شکر گذار بندے تھے
- حضرت ابراہیم کی ان دعاؤں کا حوالہ جو انہوں نے سرزمین مکہ کو اپنا دار الہجرت بنانے کے بعد اس سرزمین کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے کیں، یہ پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے مقصد کو ہی پورا کر رہے ہیں (قریش کو تنبیہ کہ اس پر تم اس رسول کے دشمن بن گئے ہو، یہ تمہاری ابراہیم علیہ السلام سے کیسی نسبت ہے؟)